کتاب الامامۃ والسیاسۃ کی حقیقت

ڈاکٹر عبدالستار انصاری
پروفیسر شعبہ تاریخ اسلام
سندھ یونیورسٹی۔ جام شورو

کتاب ''الامامۃ والسیاسۃ'' عربی زبان میں تاریخ کی ایک مشہور کتاب ہے۔ یہ کتاب ۱۳۲۲ھ میں مصر میں چھپی ہے جس کے مصنف کا صحیح پتہ نہیں ہے۔ البتہ اس کتاب کے سرورق پر اس کے مصنف نام عبداللہ بن مسلم قتیبہؒ (متوفی ۲۷۶ھ) لکھا ہوا ہے۔ حالانکہ یہ کتاب ابن قتیبہؒ کی نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب ابن قتیبہؒ کی طرف غلط منسوب کی گئی ہے۔ اور اس طرح سے یہ کتاب مشکوک اور متنازعہ بن کر رہ گئی ہے۔

علامہ ابن قتیبہؒ (ابو محمد عبداللہ بن مسلم) سن ۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباء واجداد کا اصل میں خراسان کے شہر مرو سے تعلق تھا۔ اس لئے ان کو مروزی بھی کہا جاتا ہے۔ ابن قتیبہ کے والد نے مرو سے آکر کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہیں پر ابن قتیبہ کی ولادت ہوئی۔ تعلیم بغداد میں پائی اور بڑے بڑے علماء سے کسب فیض کیا۔ عباسی خلیفہ المتوکل کے دور میں کچھ عرصہ دینور کے قاضی مقرر ہوئے۔ اس لئے

دینوری بھی کہلائے۔ بغداد میں درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا شغل اختیار کیا اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔رجب ۲۷۶ھ/ ۸۸۹ء میں ابن قتیبہ نے بغداد میں ہی وفات پائی۔بعض میں ہی وفات پائی۔بعض اقوال کے مطابق ۲۷۰ھ یا ۲۷۱ میں فوت ہوئے۔

متقدمین ومتاخرین سب نے ابن قتیبہؒ کی ۳۷ عدد تصانیف کی فہرست دی ہے مگر کسی نے بھی کتاب ''الامامۃ والسیاسۃ'' کا ذکر نہیں کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب ابن قتیبہؒ کی نہیں ہے۔۱

بہرحال ابن قتیبہؒ عالم وبزرگ اور فقیہ شخص تھے۔ان کی متعدد کتابیں ان کے علم وفضل پر گواہ ہیں۔مگر کتاب ''الامامۃ والسیاسۃ'' جو ان کی طرف منسوب ہے،اس کی وجہ سے ابن قتیبہؒ کے بارے میں بعض علماء نے نہایت سخت جرح کی ہے۔مثلاً علامہ قاضی ابوبکر ابن العربیؒ نے ان کو جاہل کا خطاب دیا ہے۔چنانچہ آپ ''العواصم من القواصم'' میں لکھتے ہیں:

"فاما الجاهل فهو ابن قتيبه 'فلم يبق ولم يذر للصحابة رسماً في كتاب الامامة والسياسة"۲۔

یعنی: جاہل تو ابن قتیبہؒ ہے۔اس نے اپنی کتاب ''الامامۃ والسیاسۃ'' میں صحابہ کا کوئی احترام ملحوظ نہیں رکھا۔

مشہور مفسر قرآن علامہ سید محمود آلوسیؒ نے ابن قتیبہؒ' ابن عثم کوفی اور سمساطی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''کانوا مشھور ین بالکذب ولا فتراء،،۳

یعنی: دروغ گوئی اورافترا پردازی میں بہت مشہور تھے۔

امام حاکمؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اجمعت الامت علی ان القتیبی کذاب''۴

یعنی: امت کا اس پر اجماع ہے کہ قتیبی (ابن قتیبہ) جھوٹا ہے

اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ ابن قتیبہؒ کے ایک عالم وفاضل اورفقیہ تھے اورفنون ادب میں ایک ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ شارح بخاری فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ اور صاحب فضل تھے۔ اور خطیب بغدادیؒ کے مطابق:

''وکان ثقة دینا فاضلاً''۵

یعنی: نہایت سچے اور دیندار اور فاضل تھے۔

علامہ ابن خلکانؒ '' وفیات الاعیان'' میں لکھتے ہیں:

''وکان فاضلاً ثقة ''۶ یعنی: بڑے فاضل اور ثقہ تھے۔

علامہ ان حزم اندلسی فرماتے ہیں:

''کان ثقة فی دینه وعلمه''۷ یعنی: اپنے دین وعلم میں سچے (ثقہ) تھے۔

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''وھو احد اعلام الائمة والعلماء'' ۸

یعنی: ابن قتیبہؒ بڑے ائمہ اور علماء میں سے ایک تھے۔

اسی طرح علامہ ابن کثیرؒ اور علامہ ابن جوزیؒ نے بھی ان کو ثقہ، دیندار اور فاضل لکھا ہے۔ لہذا یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اس نے '' الامامۃ والسیاسۃ'' جیسی کتاب (جو صرف جھوٹ اور جہالت سے بھری پڑی ہے) لکھی ہو۔ چنانچہ علامہ محبّ الدین خطیب مصریؒ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"لان كتاب الامامة والسياسة مشحون بالجهل والغبارة والركة والكذب والتزوير.ولما تشرت لابن قتيبه كتاب (الميسر والقداح) قبل اكثر من ربع قرن وصدرته بترجمة حافلة له وسميت مؤلفاته ذكرت ماخذ العلماء على كتاب الامامة والسياست وبراهينهم على انه ليس لابن قتيبه "۹۔

یعنی: کتاب ''الامامۃ والسیاسۃ'' جہالت، حماقت، جھوٹ اور فریب سے بھری ہوئی ہے۔ آج سے ربع صدی پہلے جب میں نے ابن قتیبہ کی کتاب ''المیسر والقداح'' شائع کی اور ابن قتیبہ کا ایک مفصل ترجمہ لکھا اور اسکی مؤلفات کا ذکر کیا تو میں نے ''الامامۃ والسیاسۃ'' کے متعلق علماء کا مأخذ اور دلائل بیان کئے تھے کہ یہ کتاب ابن قتیبہؒ کی نہیں ہے۔

اسی طرح مولانا سید احمد علی عباسیؒ لکھتے ہیں:

''الامامۃ والسیاسۃ'' کتاب کیا ہے؟ خرافات کا مجموعہ ہے گمان ہے کہ علامہ ابن

قتیبہ ؒ ’’الامامۃ والسیاسۃ‘‘ کے عنوان سے کچھ یاداشتیں مرتب کی ہوں گی۔لیکن کوئی دوسرا شخص انہیں لے اُڑا یا اس نے اس کتاب کا نام چُرالیا یا خود علامہ ابن قتیبہ کا نام اختیار کر کے اس کتاب کو معتبر بنانا چاہا۔بہر حال وہ اسمیں کامیاب نہ ہوسکا۔ اگر کوئی شخص اپنا وقت ضائع کر کے اس کی بیان کردہ روایات کی تنقیح کرنی شروع کرے تو اس سے دس گُنی کتاب ہوجائے۔۱۰

اس سلسلے میں اردو دائرۃ معارف اسلامیہ میں نہایت وضاحت کے ساتھ لکھا ہے:۔

کتب ’’الامامۃ والسیاسۃ‘‘ جوایک نیم تاریخی کتاب ہے۔قاھرہ ۱۳۲۲ھ (طبع محمد محمود رافضی)اور ۱۳۲۷ھ (۱۳۳۱ھ)ابن قتیبہ سے منسوب ہے لیکن دخویہ Gooje Riv,Stud:or.de /:۴۱۵تا ۴۲۱۔کے قول کے مطابق یہ کتاب اس زمانے میں غالبًا کسی مغربی یامصری نے لکھی تھی۔ ۱۱

علامہ سید سلیمان ندویؒ بھی اس کو ابن قتیبہ کی کتاب نہیں مانتے۔اور فرماتے ہیں:

’’بقول ابن قتیبہ المتوفی ۲۷۶ھ اگر وہ کتاب ’’الامامۃ والسیاسۃ‘‘ کا مصنف ہے‘‘۔ ۱۲

اس کے علاوہ اس کتاب کے اندرونی شہادتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب ابن قتیبہؒ کی طرف غلط منسوب کی گئی ہے۔مثلاً علامہ محبّ الدین خطیبؒ مصری فرماتے ہیں:

"ان مؤلف الامامة والسياسة يروى كثيراً عن اثنين من كبار

علـمـاء مـصر وابن قتيبه لم يدخل مصر ولا اخذ عن هذين العالمين فدل ذلك كله على ان الكتاب مدسوس عليه "۱۳۔

یعنی: ''الامامۃ والسیاسۃ'' کا مؤلف مصر کے دو بڑے عالموں سے اکثر روایت کرتا ہے۔ جبکہ ابن قتیبہ کبھی مصر نہیں گئے اور نہ ہی ان دو عالموں سے کوئی چیز لی۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ یہ کتاب اس کی طرف منسوب غلط منسوب کی گئی ہے۔

علامہ محبّ الدین خطیبؒ لکھتے ہیں:

"وكتـاب الامـامة والسياسة فيه امور وقعت بعد موت ابن قتيبه فدل ذالك على انه مدسوس عليه من خبيث صاحب هوى .ولو عرف المؤلف هذه الحقيقة لوضع الجاحظ فى موضوع ابن قتيبه "۱۴۔

یعنی:'' حالانکہ اس کتاب میں کئی امور ایسے ہیں جو ابن قتیبہ کی وفات کے بعد ظہور پزیر ہوئے ۔اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ کسی خبیث نفس خواہش پرست اور شیطان سیرت شخص نے اس میں اضافہ کئے ہیں۔اگر مؤلف رحمۃ اللہ علیہ ان حقائق سے واقف ہوتے تو کبھی ابن قتیبہ کا نام نہ لیتے' بلکہ ان کی جگہ جاحظ کا نام لکھتے،،۔

حقیقت یہ کہ ابن قتیبہ بغداد سے سوائے دینور کے کہیں نہیں گئے ۔مگر اس کتاب میں ابن قتیبہ کی دمشق میں موجودگی کا ذکر ملتا ہے۔

"ان الكتاب يذكر ان مؤلف كان بدمشق' وابن قتيبه لم يخرج من البغداد الا الى الدينور ،،۱۵۔

یعنی: یہ کتاب بیان کرتا ہے کہ اسکے مؤلف دمشق میں تھے' جبکہ ابن قتیبہ بغداد سے دینور کے علاوہ کہیں نہیں گئے۔

اس کے علاوہ اس کتاب میں فتح اندلس کے سلسلہ میں ایک عینی شاہد عورت سے روایت موجود ہے۔ حالانکہ اندلس ۹۳ھ میں فتح ہوا تھا اور ابن قتیبہ کی ولادت اس فتح سے ۱۲۰/ برس بعد میں ہوئی۔ اسی طرح کتاب میں یہ بھی مذکور ہے کہ موسیٰ بن نُصیر نے شہر مراکش کو فتح کیا تھا۔ حالانکہ یہ شہر سن ۴۵۵ھ میں سلطان یوسف بن تاشفین نے ابن قتیبہ کی وفات تقریباً دوسو سال بعد میں آباد کیا تھا۔

"ان الکتاب یروی عن ابو لیلیٰ کان قاضیاًبالکوفة (١٤٨ ھ).ای قبل مولد ابن قتیبه بخمس وستین سنة،، ١٦

یعنی:۔ اس کتاب میں ابولیلیٰ قاضی کوفہ (۱۴۸ھ) سے ابن قتیبہ کی روایت موجود ہے۔ جبکہ ابن قتیبہ کی ولادت قاضی ابولیلیٰ کی وفات کے ۶۵ برس بعد ہوئی۔

ابن قتیبہؒ نے اپنی اپنی کتاب المعارف میں سیدنا ابودرداءؓ کا سنِ وفات ۳۲ھ لکھا ہے۔ (کتاب المعارف صفحہ۔ ۲۶۸) مگر اس کتاب "الامامۃ والسیاسۃ" (الجزء الاول صفحہ۔ ۲۰۵) میں حضرت معاویہؓ کو (جو سن ۴۰ھ سے شروع ہوتا ہے) ایک ایسے مقصد کے تحت بقید حیات دکھایا گیا ہے تاکہ وہ حضرت امیر معاویہؓ پر طعن و تشنیع کر سکیں۔ اگر یہ کتاب ابن قتیبہ کی ہوتی تو وہ ہرگز ابو درداءؓ (متوفی ۳۲ھ) کو سن ۴۰ھ میں زندہ نہ لکھتے۔

یہ لغو، بے سروپا اور اور مضحکہ خیز باتیں اور نا قابل اعتبار روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ کتاب ابن قتیبہ کی نہیں۔

دوسری مثال یہ ہے کہ کتاب میں اکثر روایات شیعہ مذہب کی تائید اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تنقیص میں ہیں۔اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب کسی غالی شیعہ مصنف کی ہے۔یہی وجہ ہے کہ شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب ''تحفہ اثنا عشریہ'' میں جگہ جگہ ابن قتیبہ کو شیعہ مؤرخ کی حیثیت سے ذکر کیا ہے۔

علامہ سلام اللہ صدیقی اس ضمن میں لکھتے ہیں:

''عبد اللہ بن قتیبہؒ کے شیعہ ہونے پر یوں بھی شک کیا جاتا ہے کہ انکی طرف منسوب ایک کتاب ''الامامۃ والسیاسۃ'' ہے۔جس میں بہت سی باتیں شیعہ طرز فکر کی ترجمانی کرتی ہیں مثلاً متذکرہ کتاب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت جبری اور ظالمانہ رنگ میں پیش کی گئی ہے۔اور کتاب کی جلد اول کے صفحہ ۱۱ سے ۱۶ تک میں اس بیعت کو جبری ثابت کرنے کے لئے عجیب قسم کی روایات نقل ہوئی ہیں۔۱۶

ان عجیب قسم کی روایتوں سے صرف یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ کتاب کسی کٹر شیعہ نے لکھی ہے، جبکہ ابن قتیبہؒ ہرگز شیعہ نہیں تھے بلکہ ان کا تعلق اہل سنت سے تھا۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں۔

''وقال السلفی کان ابن قتیبه من الثقات واهل السنة ''۱۸

یعنی: سلفی نے کہا کہ ابن قتیبہ ثقہ اور اہل سنت میں سے تھے۔

اور بقول مسلمہ بن قاسمؒ

"صدوقاً من اهل السنة "١٩

یعنی: ابن قتیبہ اسنت میں سے صدوق (سچے) تھے

امام ابن تیمیہؒ جو رفض وشیعت کے معاملے میں بڑے سخت تھے۔ وہ ابن قتیبہ کو اہل سنت میں شمار کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''ابن قتیبہ وغیرہ اہل سنت نے یہی قول پسند کیا ہے۔''۲۰

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

'' ابن قتیبہ ان لوگوں میں ہیں جو امام احمد اور اسحٰق کی طرف منسوب ہیں۔ وہ مذاہب اہل سنت کے مؤیدین میں سے ہیں۔''۲۱

امام موصوف آگے فرماتے ہیں :

''میں کہتا ہوں اور دوسرے لوگ بھی کہتے ہیں کہ ابن قتیبہؒ اہل سنت کے لئے ایسے ہیں جیسے جاحظ معتزلہ کے لئے ہے۔ جس طرح جاحظ معتزلہ کا خطیب تھا۔ اسی طرح ابن قتیبہؒ اہل سنت کا خطیب تھا''۲۲

چنانچہ ابن قتیبہؒ ''الامامۃ والسیاسۃ'' جیسی کتاب کے مصنف ہرگز نہیں ہوسکتے' بلکہ یہ کتاب ان کی طرف غلط طور پر منسوب کرکے ان کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

بعض اکابرین کا خیال ہے کہ ابن قتیبہ نام کے دو شخص ہیں، چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ فرماتے ہیں:

''ابن قتیبہ نام کے دو شخص ہیں۔ایک ابراہیم بن قتیبہ جو کٹر شیعہ ہے، اور دوسرا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ جو اہل سنت ہے۔اور کتاب المعارف اسکی تصنیف ہے،،۔۲۳

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ رافضی ابراہیم بن قتیبہ ہی کتاب ''الامامۃ والسیاسۃ'' کے مصنف ہیں، سندھ کے معروف مفتی علامہ سعداللہ انصاری نے بھی لکھا ہے کہ کتاب ''الامامۃ والسیاسۃ'' کا مصنف ابراہیم بن قتیبہ رافضی ہے جس کو سنی ابن قتیبہ کی طرف منسوب کر کے دھوکہ دیا گیا ہے'' ۲۴

ان حقائق اور دلائل و براہین سے کتاب کی استنادی حیثیت کا تعین ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب غیر مستند ہے۔

مگر بدقسمتی سے کی انتہا ملاحظہ ہو کہ کتاب خلافت وملوکیت کے مصنف ،مولانا ابوالاعلی مودودی صاحب اس فضول ،لایعنی اور غیر معتبر کتاب کو بھی مستند اور معتبر کتاب گردانتے ہیں اور پھر اس پر بھی مصر ہیں کہ یہ کتاب ابن قتیبہ ہی کی تصنیف کردہ ہے ۔چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

رہی ''اس کی کتاب ''الامامۃ والسیاسۃ'' اس کے متعلق یقین سے کسی نے بھی نہیں کہا ہے کہ وہ ابن قتیبہ کی نہیں ہے صرف شک ظاہر کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں بعض روایات ایسی ہیں جو ابن قتیبہ کے علم اور اسکی دوسری تصانیف کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتیں،،۔۲۵

مگر یہاں پرخود مودودی صاحب نے کسی ایک بھی شخص کا نام نہیں بتایا جس نے یقین سے کہا ہو کہ یہ کتاب ابن قتیبہ کی ہے۔اور بقول موصوف صرف شک ظاہر کیا گیا ہے۔ان الفاظ سے کتاب کا مشکوک ہونا ثابت ہوتا ہے۔ایک مشکوک کتاب کو معتبر اور مستند قرار دے کر مودودی صاحب نے تاریخ وتحقیق پر بہت بڑی زیادتی کی ہے۔

مذکورہ بالا تفصیلی بحث سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ کتاب ''الامامۃ والسیاسۃ'' کا مصنف ابن قتیبہ نہیں ہے بلکہ یہ غلط طور پر ان کی طرف منسوب کی گئی ہے اور یہ کہ یہ کتاب قطعی غیر مستند اور ناقابل اعتبار ہے۔اسلئے محققین اور اہل علم حضرات نے جو شیوہ دیانت وعدالت سے وابستہ ہیں، ہمیشہ اس سے اجتناب کیا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ ابن قتیبہؒ کی تصانیف میں سے مندرجہ ذیل کتب بہت مشہور ہیں:

غریب الحدیث ۔غریب القرآن ۔عیون الاخبار ،کتاب الاشربہ ،کتاب المعارف ،کتاب الشعروالشعراء،کتاب تاویل الرؤیاء،کتاب الرحل والمنزل ،کتاب تاویل مختلف الحدیث ،کتاب تاویل مختلف الحدیث ،کتاب مشکل القرآن ،کتاب المسائل والجوابات ،کتاب الرد علی الشعوبیہ ۔فضل العرب علی العجم ،اشتقاق ،العرب والعلومها ۔المیسر والقدح ۔ان کی بیشتر کتب مطبوعہ جن میں عیون الاخبار سب سے بڑی ہیں جو دس (۱۰) جلدوں میں متکلمانہ ادب کا ایک نمونہ ہے ۔(اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ ج ا ص ۱۳۹)

۲۔ العواصم من القواصم :القاضی ابوبکر ابن العربی قاہرۃ ،المکتبۃ السّلفیہ سنہ ۱۳۷۱ھ ص ۲۴۸۔

۳۔ تفسیر روح المعانی : علامہ محمود آلوسی مصر تبیعۃ المیریۃ سنہ ۱۳۰۱ھ ج ۷ ص ۴۲۔

۴۔ لسان المیزان: حافظ ابن حجر العسقلانی (م۔۸۵۲ھ) حیدرآباد دکن۔مطبعہ دائرۃ المعارف النظامیۃ سنہ۱۳۳۰ھ ج ۳ ص ۳۵۸۔

۔میزان الاعتدال: حافظ شمس الدین ذھبی مصی مطبعۃ السعادۃ سنہ ۱۳۲۵ھ ج ۲ص ۵۰۳۔

۔سیر اعلام النبلاء: شمس الدین محمد بن عثمان الذھبی (م۔۷۴۸ھ) بیروت ۔دارالفکر سنہ ۱۴۱۷ھ ج۔۱۰ص ۶۲۷۔

۵۔ تاریخ البغدادی حافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی مصر مطبعۃ السعادۃ ہ ۱۳۴۹ھ ج سنہ۱۳۴۹ھ ج ۱۰ص ۱۷۰۔سیر اعلام النبلاء: ج ۱۰ص ۶۲۶ میزان الاعتدال۔ج ۲،ص۵۰۳۔

۶۔ وفیات الاعیان: القاضی احمد الشھیر بابن خلقان مصر مطبعۃ المیمنیۃ سنہ ۱۳۱۰ھ ص ۲۵۱۔

۷۔ لسان المیز ان: ج۔۳ص ۳۵۸ تاویل مشکل القرآن: ابن قتیبہؒ (بشرح تحقیق السید احمد صقر) داراحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی الحلبی (ت۔ن) ص ۴۲

۸۔ لسان المیز ان: ج ۳ ص ۴۳ علامہ ابن تیمیہؒ ابن قتیبہ کی فضیلت علم کو بیان کرتے ہوئے اہل مغرب کا ایک مقولہ ذکر کرتے ہیں:

واهـل الـمـغرب يقولون كل بيت ليس فيه شئى من تصنيفه لا خير فيه (تفسیر سورۃ اخلاص اردو ص/۸۶)

یعنی: اہل مغرب کہتے ہیں کہ جس گھر میں ابن قتیبہؒ کی کوئی تصنیف موجود نہیں وہ خیر و برکت سے خالی ہے۔

۹۔ العواصم والقواصم: ابن العربی، ص ۲۴۸۔

۱۰۔ حضرت معاویہؓ کی سیاسی زندگی: مولانا سید احمد علی عباسی، کراچی۔ نور محمد اصح المصابیح وکارخانہ تجارت کتب ۱۹۶۳ئص ۳۰۔

۱۱۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیۃ۔ لاہور دانشگاہ پنجاب ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۴ء ج ا۔ ص ۶۴۰۔

۱۲۔ حیات مالک: سید سلیمان ندویؒ۔ لاہور۔ مکتبہ انوار طیبہ (ت،ن) ص ۸۵۔

۱۳۔ العواصم من القواصم: ص ۲۴۸۔

۱۴۔ ایضاً ص۔ ۲۴۵۔

۱۵۔ کتاب المعارف لابن قتیبہ (مرتبہ: ثروت عکاشہ) مطبعہ دارالکتب، بیروت ۱۹۶۰ءص ۵۶۔

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ کتاب المعارف (اردو) ترجمہ۔ سلام اللہ صدیقی۔ کراچی پاک اکیڈمی (ت۔ن) ص ا

۱۸۔ لسان المیزان: ج ۳ ص ۳۵۸ تاویل مشکل القرآن ص ۴۲۔

۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ تفسیر سورۃ اخلاص (اردو امام) ابن تیمیہؒ ۳۰ مارچ ۱۹۷۹ءص ۱۹۷۷۔

۲۱۔ ایضاً، ص ۲۰۶۔

۲۲۔ ایضاً، ص ۲۰۷۔

۲۳۔ تحفۃ اثنا عشریہ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ولی محمد اینڈ سنز تاجران کتب کراچی (ت،ن) ص ۶۰

۲۴۔ توپ محمدی: المنار پریس سکھر (ت،ن) ص ۱۴۱۔ علامہ سعداللہ انصاریؒ میران خیر پور کے عہد میں بہت مشہور اور جید عالم دین تھے۔

اور ریاست کے مفتی اعظم تھے اس دور میں ایک شیعہ مصنف نے ''پستول حیدری'' نام سے ایک کتاب لکھے تھے جس کے جواب میں قبلہ مفتی صاحب نے ایک مدلل و مفصل کتاب لکھی جس کا نام ''توپ محمدی'' رکھا۔ اس کتاب میں پستول حیدری کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

۲۵۔ خلافت وملوکیت: سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ لاہور اسلامک پبلیکیشنز، جولائی ۱۹۶۶ء ص ۳۱۰۔

کتابیات

۱۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ دانشگاہ پنجاب ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۴ء

۲۔ تاریخ البغداد: حافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی مصر مطبعۃ السعادۃ سنہ ۱۳۴۹ھ

۳۔ تأویل مشکل القرآن: ابن قتیبہ (بشرح و تحقیق السید احمد صقر) دار احیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی الحلبی (ت۔ن)

۴۔ تحفۃ اثنا عشریہ: شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی۔ کراچی ولی محمد اینڈ سنز تاجران کتب کراچی (ت۔ن)

۵۔ تفسیر روح المعانی: علامہ محمود آلوسی۔ مصر مطبعۃ المیریہ سنہ ۱۳۰۱ھ

۶۔ تفسیر سورۃ اخلاص: امام ابن تیمیہؒ لاہور مکتبہ نغیریہ۔ ۳۰ مارچ ۱۹۷۹ء ص ۱۷۷۔

۷۔ توپ محمدی (سندھی) مفتی سعد اللہ انصاری، المنار پریس سکھر، (ت۔ن)

۸۔ حضرت معاویہ کی سیاسی زندگی: مولانا سید احمد علی عباسی کراچی کارخانہ تجارت کتب ۱۹۶۳ء۔

۹۔ حیات مالکؒ: سید سلیمان ندویؒ لاہور مکتبہ انوار طیبہ (ت،ن)

۱۰۔ خلافت وملوکیت: سید ابوالاعلیٰ مودودی لاہور اسلامک پبلیکیشنز جولائی ۱۹۶۶

۱۱۔ سیر اعلام النبلاء: حافظ شمس الدین محمد بن عثمان الذھبیؒ بیروت دارالفکر سنہ ۱۴۱۷ھ۔

۱۲ العواصم من القواصم: القاضی ابوبکر ابن العربی قاھرہ المکتبیہ السّلفیۃ سنہ ۱۳۷۱ھ۔

۱۳۔ لسان المیزان: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ حیدرآباد دکن مطبعہ دائرۃ المعارف النظامیۃ سنہ ۱۳۳۰ھ۔

۱۴۔ میزان الاعتدال؛ حافظ شمس الدین الذھبیؒ مصر۔ مطبعۃ السعادۃ سنہ ۱۳۵۶ھ۔

۱۵۔ کتاب الامامۃ والسیاسۃ منسوب الی ابن قتیبہ مصر طبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی سنہ ۱۳۵۶ھ۔

۱۶۔ کتاب المعارف (عربی): ابن قتیبہ (مرتبہ: شروت عکاشہ) بیروت مطبعہ دارالکتب ۱۹۶۰ء۔

۱۷۔ کتاب المعارف (اردو) ترجمہ۔ سلام اللہ صدیقی کراچی پاک اکیڈمی (ت،ن)

۱۸۔ وفیات الاعیان: لابن خلکان قاضی مصر مطبعۃ المیمنیۃ سنہ ۱۳۴۹ھ۔